السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بدوملہی چودہری بشیر احمد ملہی (خریداری نمبر 2244) لکھتے ہیں کہ غنیۃ الطالبین میں شعبان کی پندرھویں رات یعنی شب برات کے متعلق لکھا ہے کہ اس رات آیندہ سال کی پیدائش واموات لکھی جاتی ہیں اوراس میں رزق بھی تقسیم ہوتا ہے ہر سال ایسا ہوتا ہے جبکہ ہر انسان کی قسمت کا فیصلہ یعنی موت وحیات اوررزق وغیرہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پہلے طے کررکھا ہے وضاحت فرمائیں اس کے علاوہ اس رات سو رکعت پڑھنے کے متعلق بھی لکھا ہے کہ ہر رکعت میں دس دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی جائے اسے صلوۃ خیر کہتے ہیں اس کا اہتمام کرنے سے برکت پھیلتی ہے مزید فرمایا کہ ہمارے اسلاف اس نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھتے تھے اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اس نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ستر بار نظر رحمت سے دیکھتا ہے اورہر بار دیکھنے سے انسان کی ستر حاجتیں پوری ہوتی ہیں اس کے متعلق تفصیل سے لکھیں ، ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم میں ہے : "کہ ہم نے اس قرآن کو لیلہ مبارکہ یعنی خیروبرکت والی رات میں نازل کیا ہے کیوں کہ ہمیں اس سے ڈرانا مقصود تھا اس رات ہمارے حکم سے ہر معاملہ کا حکیمانہ فیصلہ کردیا جاتا ہے ۔ (44/الدخان 3-4)

اسی رات کو دوسرے مقام پر لیلۃ القدر کہا گیا ہے کہ اس رات کو بڑے اہم امور کے فیصلے کیے جاتے ہیں ارشادباری تعالیٰ ہے اس رات ملائکہ اورجبرائیل اپنے پروردگار کے اذن سے ہر طرح کا حکم لے اترتے ہیں ۔ ((97/القدر :4

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس رات اللہ تعالیٰ افراد داقوام کی قسمتوں کے فیصلے کرکے انہیں نافذ کرنے کےلیےاپنے فرشتوں کے حوالے کردیتا ہے پھر وہ سال بھر اللہ کے فیصلے کے مطابق عمل درآمد کرتے رہتے ہیں احادیث میں اس رات کے متعلق صراحت ہے کہ ماہ رمضان کے آکری عشرہ کی طاق راتوں میں آتی ہے مگر بعض ناقابل حجت روایات کی بنا پر نہیں دوالگ الگ راتیں قرار دیا گیا ہے لیلۃ القدر سے مراد رمضان کے آخری عشرہ والی رات اورلیلۃ مبارکہ سے ماہ شعبان کی پندرھویں رات مراد لی گئی ہے جس کا نام شب براءت ہے پھر ستم یہ ہے کہ جس قدر فضائل ومناقب لیلۃ القدر کے متعلق احادیث میں وارد ہیں ان تمام کو شب براءت کے کھاتے میں ڈال کراسے خوب رواج دیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ماہ شعبان کے متعلق یہ منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے کے روزے بکثرت رکھتے تھے باقی اس رات آیندہ سال کی پیدائش واموات لکھی جانے والی بات سر سے غلط ہے اگرچہ تفسیر ابن کثیر میں حضرت مغیرہ بن اخنس سے مروی ہے کہ اس رات شعبان سے شعبان تک لوگوں کی عمریں لکھی جاتی ہیں ۔ (تفسیر ابن کثیر : 4/137

لیکن اس کے متعلق آپ کا فیصلہ بھی مذکور ہے کہ یہ مرسل روایت صحیح نصوص کے خلاف ہے بہر حال ہر انسان کی موت وحیات اوررزق وغیرہ کا فیصلہ لیلۃ القدر میں ہوتا ہے جو ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے اگرچہ یہ فیصلے اللہ کی تقدیر میں پہلے سے طے شدہ ہوتے ہیں تاہم اللہ تعالیٰ سال بھر کے فیصلے فرشتوں کے حوالے کردیتا ہے تاکہ وہ انہیں اہل دنیا پر نافذ کریں واضح رہے کہ اہل علم نے تقدیر کی چاراقسام بیان کی ہیں ۔

(1) تقدیر ازلی : اس سے مراد اللہ کی وہ تقدیر ہے جو زمین وآسمان کی پیدائش سے پہلے تحریر کی گئی ارشادباری تعالیٰ ہے : "کوئی مصیبت ملک پر یا خود تم پر نہیں آتی مگر اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں وہ ایک خاص وقت میں لکھی ہوئی تھی ۔ (57/الحدید :22)

(2) ۔ تقدیر عمری یعنی عمر بھر کی تقدیر اس کی دو انواع ہیں ۔

الف) عہدوپیمان کے وقت لکھی گئی تقدیر جس کے متعلق قرآن میں ہے جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اوران سے اقرارلیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں ؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں ! ہم سب گواہ بنتے ہیں تاکہ تم لوگ قیامت کے دن یوں نہ کہو کہ ہم تو اس سے محض بے خبر تھے ۔ (7/الاعراف : 172)

ب) شکم مادر میں تقدیر عمری کا بیان حدیث میں ہے کہ قرار نطفہ کے چار ماہ بعد فرشتہ اس کی تقدیر کو لکھتا ہے قرآن میں ہے کہ وہ تمہیں خوب جانتا ہے جب اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اورجب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے ۔ (53/النجم :32)

(3) ۔ تقدیر حولی : جس میں سال بھر کے فیصلے ہوتے ہیں یہ کام لیلۃ القدر میں سرانجام پاتا ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہوچکا ہے ۔

(4) تقدیر یومی : ہر روز اس کے تازہ فیصلوں کا نفاذ جیسا کہ ارشادباری تعالیٰ ہے وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے ۔ (55/الرحمن :29)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر روز کسی کو بیمار کررہا ہے توکسی کو شفایاب کررہا ہے کسی کو مالدار بنارہا ہے توکسی مالدار کو فقیر کررہا ہے کسی کو گدا سے شاہ اورشاہ سے گدا الغرض کائنات می یہ سارے تصرف اس کے امراوراس کی مشیت سے ہورہے ہیں کائنات میں کوئی لمحہ ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی کارگزاری سے خالی ہو ماہ شعبان کی پندرھویں رات کے متعلق جو صلوۃ خیر بیان کی جاتی ہے اسکے متعلق ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں : "

شب براءت میں سورکعت نمازباجماعت یاانفرادی طورپراس کا ثبوت کسی بھی صحیح حدیث میں نہیں ہے ان کے متعلق دیلمی اورامام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے جوکچھ لکھا ہے وہ سب موضوع اور خودساختہ ہے (تحفۃ الاحوذی 2/53:)

(بہرحال اس کے متعلق غنیۃ الطالبین کے حوالے سے جوکچھ لکھا گیا ہے اس کا ثبوت صحیح احادیث سے نہیں ملتا۔ (واللہ اعلم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:441